(سینٹرل مسجد، گلاسگو۔ برطانیہ)
۲۰ نومبر ۱۹۸۵ء

خطاب ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری
ناقل مہدی معاویہ

دین میں صحابہ کرام کا مقام اور حیثیت

بزرگان محترم، برادران عزیز آج کی گفتگو کا موضوع ہے "دین میں صحابہ کرام کا مقام اور حیثیت" آغاز یوں کرتا ہوں۔ آپ میں سے کوئی مسلمان بھائی یا کوئی غیر مسلم ایک سکول بناتا ہے۔ وہ اس کا بانی ہے اس دعویٰ کیساتھ کہ اس جیسا سکول پوری دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ ایسا سکول بنایا کہ اسکا نصاب تعلیم۔ اس کا نظام اور اس پر محنت کا انداز دنیا میں منفرد ممتاز اور بے مثال ہے۔ اس اسکول کے بچے امتحان دیتے ہیں۔ اور پہلے ہی سال فیل ہو جاتے ہیں۔ اس اسکول کا دعویٰ کرنے والا اس کے نصاب تعلیم کی بہتری کا مدعی اپنی تگ و دو اور کد و کاوش کا دعویدار ہیڈ ماسٹر، پرنسپل اور بانی، وہ اپنے دعوے میں کتنے فیصد سچا ہے؟ اس کے وجود کی کیا حیثیت ہے؟ اسکی شخصیت کس قدر قابل احترام ہے؟ یہ جواب دینا ہو گا ان لوگوں کو جو اسلام کے پہلے سکول کے طلبا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تنقید کا حق مانگتے ہیں بلکہ از خود اس حق کو استعمال کر کے صحابہ کرام کی شخصیت اور مقام کو مجروح کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔ بانی اسلام سرور کونین، رسول الثقلین، امام المشرقین و المغربین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم، جنہوں نے یہ دعویٰ فرمایا

لا الہ الا اللہ

کہہ لو نجات پا جاؤ گے۔

اور پھر لا الہ الا اللہ پڑھوایا۔ اس پر تیرہ برس محنت کی، آگ کے دریا سے گذرے اور ڈوب کے گذرے، اذیتوں اور مصیبتوں نے اپنے مہیب جبڑے کھول کر بار بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوفناک طریقے سے اس راستے سے ہٹانے کی کوشش کی، لیکن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قدم پہلے قدم سے زیادہ طاقتور آگے بڑھتا رہا۔

اگر میں مان لوں کہ جدید تاریخ کے زاویہ نگاہ کے مطابق سیدنا ابوبکر صدیق سے لیکر سیدنا معاویہ، سیدنا مغیرہ، سیدنا مروان اور سیدنا وحشی بن حرب رضی اللہ عنہم تک تمام صحابہ کرام ہماری طرح کے انسان ہی تو تھے۔ اس کے سوا ان کی حقیقت کیا ہے؟ ان سے بھی غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ بہت سے نقصانات ان کے وجود سے پہنچے ہیں اور نبی کی تیئس برس کی محنت کو انہوں نے چند دنوں میں ملیامیٹ کر دیا۔ میں اگر یہ تاریخ کے نئے اصولوں کے ماتحت یہ سب ہنوات مان لوں تو اسکا مطلب ہوا کہ معاذاللہ، معاذاللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیئس برس کی محنت کے بعد تیئس آدمی بھی اپنی امت میں تیار نہ کر سکے جو نبی کے اعمال، نبی کی سیرت طیبہ، نبی کے ارشادات عالیہ اور نبی کی تشکیل کی ہوئی سوسائٹی کا نقشہ بتا سکے۔ اور جس نبی کا دعویٰ ہو "انا والساعۃ کھاتین کہ میرے اور قیامت کے مابین اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا فاصلہ اس انگلی میں اور اس انگلی میں ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے کہ میرے اور قیامت کے

دوران کوئی نیا نبی، کوئی نئی امت یا شریعت کچھ نہیں ہوگا۔ قیامت تک میری ہی شریعت چلے گی۔ میری ہی نبوت ورسالت کی حاکمیت چلے گی۔ یہی پوری کائنات میں سپر پاور سمجھی جائیگی۔

آج کی جدید تاریخ کا طالب علم یہ کہتا ہے کہ صاحب بیس برس بھی نہ گزرنے پائے اور چوبیس برس بمشکل گزرے کہ امت میں یہ ہوا اور وہ ہوا اور نبی کالایا ہوا دین مٹ گیا۔ تاریخ یہ کہتی ہے۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا ہم تاریخ اور تاریخ کے ماتحت پروان چڑھنے والے فکروذہن کی تقلید کریں؟ اسے قبول کرلینا چاہیے؟ اور تاریخ کا جو نیا پہلو ہمیں دیا جارہا ہے اور تحقیق وریسرچ کے نام پر آئیڈیل شخصیات کی جو چمڑی ادھیڑی جارہی ہے یہ سب باتیں قبول کرلیں؟ کیا ہمیں کوئی نقصان تو نہیں ہوگا۔ فکری اعتقادی اور عملی زندگی میں ہم خسارے میں تو نہیں اور کیا تاریخ اور رویہ تنقید کے ساتھ ساتھ قرآن وحدیث ہمیں ان شخصیات کے متعلق کچھ بتاتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایک کافر اگر اس انداز سے سوچے تو یہ اسکا حق ہے۔ لیکن ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہماری ذمہ داری کیا ہے؟ پہلی بات تو اس سلسلہ میں یہ یاد رکھیے کہ قرآن حکیم اللہ کی کتاب ہے کسی انسان نے زمانے کی قید وبند کیساتھ اسے مرتب نہیں کیا۔ اللہ کا کلام ہے اور اللہ تمام زمانوں پر حاوی ہے۔ جب سے اللہ ہے تب سے اسکا کلام ہے۔ کیونکہ کلام اس کی صفت ہے۔ اسکی بولی ہے جس طرح اللہ ازلی ہے اسی طرح اس کا کلام بھی ازلی ہے۔ جس طرح اللہ ابدی ہے اسی طرح اس کا کلام بھی ابدی ہے۔ نہ اللہ کو فنا ہے نہ اس کے کلام کو فنا ہے۔ نہ اللہ کی ذات میں شک وشبہ ہے نہ اسکے کلام میں کوئی شک وشبہ ہے اگر موصوف میں کوئی شبہ ہو تو اسکی صفات میں بھی شبہ کیا جاسکتا ہے۔ جب موصوف ہمہ قسم کے شکوک وشبہات سے پاک ہے تو موصوف کی جتنی بھی صفات ہیں وہ تمام تر شکوک وشبہات اور نقائص وعیوب سے پاک ہیں۔

ذلک الکتاب لا ریب فیہ

یہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہے۔ یعنی اسکے کلام الٰہی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ نہ اس میں ترمیم ہے نہ تنسیخ ہے۔ نہ اضافہ ہے نہ کسی نے بڑھوتی کی ہے نہ کسی نے کم کیا ہے۔ نہ زیر زبر بدلی ہے نہ شد مد بدلی ہے۔ نہ اس کے پارے کم ہوئے ہیں۔ نہ آیات کم ہوئی ہیں۔ کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے اس میں لفظ "ریب" شکوک کی ساری قسموں کی ماں ہے۔ جتنی بھی قسمیں آپ کے ذہن میں آسکتی ہیں لفظ "ریب" نے ان سب کا احاطہ کرلیا ہے۔ اور حرف "لا" گرامر کے لحاظ سے ایسا طاقتور ہے کہ جہاں حرف لا آجائے اور اس کے معنی میں نفی ہو۔ یعنی، لا۔ نفی جنس کا جہاں بھی آجائے تمام غلطیوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ لاریب۔۔۔ شکوک کی جتنی بھی قسمیں ہیں۔ "لا" کے بعد "ریب" جنس ہے اس جنس کے ذیل میں جتنی بھی شقیں آئیں گی سب کی نفی کردی کہ کسی قسم کا کوئی شک نہیں تمام شکوک سے پاک ہے یہ قرآن اور یہ کتاب ہدایت دیتی ہے۔۔۔۔۔۔ کن کو؟

ھدی للمتقین

متقین کو۔ یہاں سے بات چلے گی کہ سب سے پہلے اس کتاب نے کس کو ہدایت دی؟ جنکو اس کتاب نے ہدایت دی وہ متقین ہوئے کہ نہیں۔ متقی کہتے ہیں کہ جو حرام سے بچے۔ صوفیا کہتے ہیں کہ جو شبہے والی چیز سے بھی بچے وہ

متقی ہے۔ فقہا کہتے ہیں کہ جو اعلانیہ حرام سے بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

التقویٰ ھھنا، التقویٰ ھھنا، التقویٰ ھھنا، ویشیر باصبحہ الیٰ صدرہ ثلاث مرات

کہ تین مرتبہ اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے اور اسکا معنی ہے خلوص۔ گویا جو دین کے لئے مخلص ہو وہی متقی ہے اور جو دین کے لئے اس سے بھی زیادہ مخلص ہوگا وہ مشتبہ چیزوں سے بھی بچے گا۔ یعنی جن اعمال میں کھانے پینے کی جن چیزوں میں بھی شبہ پایا جائیگا وہ اس سے بھی بچے گا۔

قرآن سمجھنے والے لوگوں کا پہلا گروہ، محمل اول، مورد اول یوں سمجھیے کہ افہام قرآن، تبیین قرآن، بیانِ کتاب، تشریح کتاب، تفسیر کتاب کا پہلا مھبط صحابہ کرام ہیں رضی اللہ عنہم۔ مھبط نزول رسول اللہ کی ذات گرامی ہے۔ فہم قرآن اور عمل بالقرآن کا مھبط اولی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی جماعت ہے۔ ان پر ھبوط ہوا ہے۔ نزول ہوا ہے ان کے قلب میں فہم قرآن کا بذریعہ وحئ الہیٰ! رسول اللہؐ کی زبان مبارک کے ذریعے۔ رسول اللہؐ کے عمل مبارک کے ذریعے۔ رسول اللہؐ کے سمجھانے کے ذریعے، قدم قدم پر سمجھایا، بات بات سمجھائی، صحابہ نے پوچھا جو بات سمجھ میں نہیں آئی۔ پھر سمجھائی۔ پھر پوچھا اگر سمجھ میں نہیں آیا تو پھر سمجھایا نبی کوئی چیز چھپا کے ساتھ نہیں لے گیا۔ تمام حرام امور ـــــ وہ حرام فکری ہو، نظریاتی ہو، اعتقادی ہو، معاملاتی ہو، اخلاقیاتی ہو۔ حرام جس شکل و صورت میں بھی موجود ہے۔ صحابہ کو نبیؐ نے ان سے بچایا۔ اور آپ ﷺ نے صحابہ کو متقی بنایا۔ گویا اسلام کا سب سے پہلا معاشرہ اللہ کی منشاء کے عین مطابق سرور کونین، رسول الثقلین، صلی اللہ علیہ وسلم نے تشکیل دیا۔ وہ متقین کا معاشرہ ہے، وہ صحابہ کا معاشرہ ہے اسلام کی پہلی سوسائٹی جس پر المتقون، المفلحون، الفائزون، الراشدون کی اصطلاحات قرآنی کی تصدیق ہے۔ یہ فضا میں نہیں اپنے وجود میں تشکیل ہوئیں۔ اور اس متشکل وجود کا نام صحابہ ہے۔ جن کا قول و عمل متضاد نہیں تھا جن کے عمل میں صدق تھا۔ جن کے قول میں صدق تھا۔ جو دین کے لئے مال جان، عزت آبرو، ناموس، وطن جائیداد سب کچھ نثار کرنے کے لئے ایک لمحے میں تیار ہو جاتے تھے۔

یو ثرون علیٰ انفسہم لوکان بہم خصاصہ

کہ وہ اپنی جان پر کھیل جاتے ہیں چاہے اس میں انکا ذاتی نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ قربانی کرتے تھے۔ ایثار کرتے تھے۔ یہ صفت صحابہ کی ہے۔

"والذین تبوۓ الدارو الایمان من قبلہم یحبون من ھا جرالیہم ولا یجدون فی صدورہم حاجۃ محا اوتو ویوثرون علی انفسہم ولوکان بہم خصاصہ"

قرآن کریم میں ساڑھے چار سو آیات صحابہ کرام کی مدح و توصیف میں بیان ہوئی ہیں۔ انبیاء کرام علیہم الصلواۃ والتسلیمات کے بعد پوری دنیا کے تمام مذہبی طبقات میں، مذہبی جماعتوں میں واحد اور پہلی دینی جماعت ہے جنکو صحابہ کہا جاتا ہے۔ اللہ جل جلالہ نے ایک نہیں پورے چار لاکھ صحابہ و صحابیات کے جیتے جی انکی بخشش کا اعلان کر دیا۔ بعض صحابہ کا تو نام لے لیا باقی صحابہ کو بغیر نام کے صاحب مغفرۃ کہا۔ دیو بندیوں کو نہیں، بریلوی اہل حدیثوں کو نہیں، احرار، جمعیۃ العلماء جماعت اسلامی کو نہیں، رات دن حرم نبوی میں ماتھا رگڑنے والے نمازیں پڑھنے والے انکو نہیں کہا۔ انکے پاس امید ہے لیکن صحابہ واحد جماعت ہے امت میں، جن کی مغفرت یقینی ہے جن پر رضاءِ الہیٰ

کی چادر تان دی گئی ہے۔ آپ کہیں گے کہاں ہے؟ ہم لوگ قرآن پاک پڑھیں تو بات بنتی ہے نا---!
ہم تاریخ تو پڑھتے ہیں دشمن کی لکھی ہوئی، کسی دشمن صحابہ کی لکھی ہوئی، انکی بات کیونکر معتبر ہو سکتی ہے"
انکی کیا حیثیت ہے؟ وہ اپنا حدود اربعہ تو بتائیں۔
یہ لوگ کچی ڈوری اور تاگے کی امید کیساتھ بندھے ہوئے ہیں جو کسی وقت بھی ٹوٹ سکتا ہے لیکن صحابہ واحد طبقہ ہے
اس امت میں کہ جو یقین کی ڈوری سے بندھے ہوئے ہیں اس آیت مبارکہ پر غور فرمائیں۔

"لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا وکلا وعد اللہ احسنیٰ

صرف یہ دو جملے تمام دنیا کی تحقیق، اسکی ریسرچ الکاروبہ تنقید، ان کا حق تنقید جائز و ناجائز تنقید انکو ہمیشہ کے لئے
جہنم میں پھینک دیں گی۔ ہمیشہ کے لئے مردود قرار دیں گے۔

---- لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل

نہیں برابر ہو سکتے تم میں جس نے خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا--- اولیک اعظم درجۃ یہ
لوگ جو فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کیا بہت بڑے درجے والے ہیں---- کن سے؟

من الذین انفقو من بعد و قاتلوا

ان لوگوں سے جن لوگوں نے مال خرچ کیا اور قتال کیا مکہ فتح ہونے کے بعد لیکن "وکلا وعد اللہ احسنیٰ" ان میں سے ہر
ایک کے ساتھ حسن عاقبت کا وعدہ ہے کسی کے ساتھ یہ وعدہ نہیں کیا بجز صحابہ کرام کے! اگر کوئی شخص خدانخواستہ
ایسا بد نصیب ہو جو یہ کہے کہ صاحب وہ تھے ہی کتنے؟ کوئی کہتا ہے کہ وہ تین تھے کوئی کہتا ہے کہ تیرہ تھے----
صحابہ کے ساتھ صرف حسن عاقبت کا ہی وعدہ نہیں ہے بلکہ دنیا میں بھی انکو معیار حق وصداقت قرار دیا۔

واعلموا ان فیکم رسول اللہ لویطیعکم فی کثیرمن الامر لعنتم ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ، فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ہم الراشدون، فضل من اللہ ونعمۃ واللہ علیم حکیم۔

اللہ پاک فرماتے ہیں کہ

حبب الیکم الایمان

تمہارے لیے ایمان میں نے خود چن لیا۔ اور "لکن" کے لفظ سے تاکہ (شکوک بھی دور ہو جائیں) لیکن بے شک اللہ نے

"حبب الیکم الایمان"

پسند کیا تمہارے لیے ایمان کو

وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان نسق و فجور

اور معصیت اے صحابہ میں نے تمہارے لیے ناپسند کئے

اولئک ہم الراشدون

راشد کسے کہتے ہیں؟ ہر صاحب ہدایت کو راشد کہتے ہیں رشد کی پہلی بنیاد تو یہ ہے کہ اللہ ایمان خود چنتا ہے اور کہتا

ہے

وزینہ فی قلوبکم

اور تمہارے دلوں کے طاقچے میں چراغ ایمان میں نے خود سجایا امت میں اور کسی کو یہ لقب نہیں دیا

زینہ فی قلوبکم

میں نے تمہارے ایمان کی انگوٹھی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نگینہ خود جڑا ہے۔ میں نے مزین کیا ہے تمہارے اجڑے دل کی بستی کو۔ ایمان کے موتی میں نے سجائے ہیں یہاں ایمان کے موتی میں نے لگائے ہیں۔

"الراشدون" پہلی بنیاد تو یہ ہوئی۔

دوسری بات۔۔۔۔لغوی طور پر رشد کہتے ہیں

"ای کمال العقل ای بلوغ العقل والدین"

عقل بھی تمام حالات سے بہتر اس کے پاس ہو اور دینی اعمال کا کمال بھی اس کے پاس ہو وہ راشد ہے۔ اور باکمال دینی شخصیت وہ ہے جو حرام سے بچے۔ جو پیکر خلوص ہو۔ جو مشتبہ چیزوں سے بھی بچے۔ یہ صرف صحابہ کا وجود ہے۔ اس سے آگے اور چلیے اللہ پاک نے انہیں معیار ایمان قرار دیا۔

فان امنوا بمثل ماآمنتم بہ فقد ھتدوا

پس اگر وہ ایمان لے آئیں

بمثل ما آمنتم بہ

اس ایمان جیسا۔۔۔۔ جیسا صحابہ رسول کا ہے تب وہ ہدایت پر ہیں۔ ورنہ وہ ہدایت پر نہیں ہیں۔ ہمارا ایمان جب تک ان کے ایمان کی نقل نہیں ہوگا ان کے نقش قدم پر نہیں ہوگا ہم مومن کا ہے کے؟ گویا معیار ایمان و ہدایہ صحابہ کا وجود ہے۔ آخرت کی بات ایک اور سنیئے کہ قرآن کیا کہتا ہے۔

۱۔ یوم لا یخزاللہ النبی والذین آمنوامعہ۔ نور ہم یسعیٰ بین ایدیھم و بایمانھم یقولو ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علی کل شی قدیر۔

۲۔ یاایھاالنبی جا ھدالکفارو المنافقین واغلط علیھم وما ؑ اوھم جھنم وبئس المصیر

یوم لایخزی اللہ النبی

وہ دن جس دن نہیں رسوا کرے گا اللہ نبی کو

"والذین آمنوامعہ"

اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ان کے ساتھ کیا معنی ہے اسکا؟ قیامت کے دن اللہ نبی کو رسوا نہیں کرے گا۔ اور ان لوگوں کو جن کو معیت ایمانی حاصل ہے اللہ انکو بھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیا مفہوم ہے اللہ کیا فرمانا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہ بات سمجھ آتی ہے۔۔۔۔؟

ہمارے اکابر لکھتے ہیں قیامت کے دن وہ رسوا ہوگا جس کا دفتر کھلے گا۔ نامہ اعمال پیش ہوگا۔ وہ رسوا ہوگا۔ قیامت کے دن نہ رسول اللہ کا نامہ اعمال کھلے گا نہ دفتر کھلے گا نہ حساب کتاب ہوگا۔ نہ صحابہ کرام کا نامہ اعمال کھلے گی نہ دفتر کھلے گا نہ حساب کتاب ہوگا۔

"لا یخزللہ النبی"

نہ رسوا کرے گا اللہ نبی کو اور انکو جنہیں معیت ایمانی حاصل ہے رسول اللہ کے ساتھ اور پھر معیتیں بہت سی ہیں۔ ہمدمی، سات ساتھ، سنگت، زمانے کی معیت، جگہ کی معیت، ماحول کی معیت، عمل کی معیت، سفر کی معیت، دسترخوان کی معیت، یقین کی معیت یہ تمام معیتیں صحابہ کو حاصل تھیں۔ مجھے اور آپ کو نہیں زیادہ سے زیادہ کمزور ایمان کی معیت وہ بھی کسی کے صدقے وہ بھی زنجیر جڑی رہے۔ ایک دو تین چار یہ سلسلہ جڑا رہے مدینہ طیبہ تک اور یوں زنجیر جڑی رہے اور مدینہ طیبہ تک روٹ ہمارا سیدھا ہو جائے راستے میں کہیں کریک ہو گئی تو کام خراب ہو گیا ہمارا۔ زنجیر کا ایک کنڈا بھی ٹوٹ گیا ہم گئے۔ لٹیا ڈوب جائے گی ہماری۔ کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔ صحابہ واحد طبقہ ہیں امت کا جنہیں معیت کے تمام گوشے مہیا کیے اللہ نے۔ اور ہمارے ہمعصر بزرگ علما میں سے ایک بزرگ مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ملتان میں میں نے طلباء کا ایک فنکشن کیا انہوں نے اس میں بیان کیا۔۔ فرمایا۔۔۔! کہ یاد رکھو پوری امت قیامت کے روز اعمال کے بدلے میں تولی جائے گی جن کے ایک پلڑے میں اعمال ہوں گے ایک پلڑے میں وہ خود ہوں گے۔ صرف صحابہ کا طبقہ ایسا ہے کہ جن کے ایک پلڑے میں خود صحابہ ہوں گے اور ایک پلڑے میں معیت رسول ہو گی۔ نسبت صحابیت ہو گی۔ کون جیت سکے گا ان سے؟ کون بڑھ سکتا ہے ان سے؟ ایک پلڑے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت و معیت صحابیت ہو گی اس کا وزن ہو گا دوسری طرف تمام صحابہ۔ تیسری بنیاد! حضرت حاطب ابن ابی بلطعہ ایک صحابی ہیں غزوہ بدر کے شرکاء میں سے صحابہ کرام کی زندگی میں یہ ایک عجیب و غریب واقعہ ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فوجی تیاریوں کے متعلق ایک رقعہ لکھ کر بھیجا کفار مکہ کو کہ میرے بیوی بچے بچ جائیں۔ مشرکین کو اطلاع کروں گا۔ مسلمانوں کا حملہ ہو گا اس طرح کچھ جان بچ جائے گی۔ بظاہر یہ راز آوٹ کرنے کی بات ہے۔ مگر ان کی نیت پر شک و شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کے اس عمل سے جنگی حکمت عملی کو نقصان کا اندیشہ تھا۔ تاریخ میں یہ واقعہ موجود ہے۔ حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ نے لکھ کر بھیج دیا۔ اللہ نے اپنے خزانہ غیب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کر دی کہ توجہ فرمائیے یہ کچھ ہو رہا ہے۔ دو صحابہ ہیں ایک سیدنا علی مرتضیٰؓ اور دوسرے انکے ساتھی۔

ان دو صحابہ کو رقعہ لے کر جانے والی عورت کے تعاقب میں بھیجا اور اس نے اپنی چینڈھیوں میں رقعہ ارٹس رکھا تھا۔ وہاں پہنچے اسے روکا وہ کچھ گڑبڑا گئی اور انکار کیا۔ انہوں نے اسے جھنجھوڑا اور اسے سمجھایا۔ اور فراست مومنانہ جو اللہ کے نبی کے صدقے ملی تھی کہ

اتقوا فراسته المومن فانه ینظر بنور الله

کہ مومن کی فراست سے بچو کہ وہ اللہ کے دیئے ہوئے نور سے دیکھتا ہے۔ اور وہ روشنی نور ایمان ہے۔ نور اتباع رسول ہے۔

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا "تیرے بالوں میں ہے نکال" یہ فراست مومنانہ ہے جو نبی کی اتباع کے بغیر نہیں مل سکتی۔۔۔۔۔ جو ہر کسی کو نہیں ملتی۔ رقعہ پکڑا گیا وہ خاتون بھی واپس لوٹائی گئی۔ حاطب ابن ابی بلتعہؓ کو بھی بارگاہ رسالت میں بطور مجرم کے پیش کر دیا گیا۔ اب تربیت یافتہ رسول مجرموں کے کٹہرے میں ہے اور دل ﷺ خود قاضی ہے۔ خود تفتیش ہے جس پر یہ سب کچھ وحی و الہام کے ذریعے وارد ہوا۔ اللہ نے جس کو خزانہ

غیب سے مطلع کیا۔ نہ وائرلیس سسٹم نہ کوئی اور آلہ ہے بغیر کسی آلہ کے ۔ مانو نہ مانو لیکن اللہ کو منوانا آتا ہے۔۔۔۔ اور وہ منوائے گا۔

فسوف ترئ اذانکشف الغبار

افرس تحت رجللک ام حمار

عنقریب تو دیکھے گا جب غبار چھٹ جائے گا کہ تو گھوڑے کا سوار ہے یا گدھے کا سوار ہے حقائق بالکل کھل کر سامنے آئیں گے، رک نہیں سکتے وقت کتنا لگے گا؟ یہ اللہ جانتا ہے اور پہلے یہی مشرکین مانیں گے انشاء اللہ تو حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ گرفتار ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ سچ بتاؤ یہ تم نے کیا حرکت کی؟ انہوں نے قسم اٹھائی، یقین دلایا اور کہا یا رسول اللہ یہ اپنے بیوی بچوں کو بچانے کے لئے حرکت کی تھی۔ آپ کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں۔ کوئی گواہ بھی نہیں ہے مقدمہ ملاحظہ فرمائیے۔ اس کی خوفناکی، اس کے نتائج کی ہولناکی ملاحظہ کیجیے مجرم پکڑا جاتا ہے اور پھر کیا ارشاد ہوتا ہے۔

یا اھل بدر اعملواماشئتم قد غفرت لکم

اے بدر والو "اعملواماشئتم" جو تمہارے جی میں ہے کرو "قد غفرت لکم" ہم نے تمہیں بخش دیا۔ ان باتوں کو سامنے رکھو اور مسٹر ھشام ابن محمد صائب کلبی، مسٹر ابو مخنف لوط بن یحیٰ، مسٹر طبری، مسٹر ابن خلکان اور پاکستانی مسٹرز کچھ ایرانی، خراسانی، ساسانی ان کو مان لوں، انکی ریسرچ کو مان لوں؟ کیسے مان لوں؟ ان کو ماننے کا حکم نہیں دیا گیا۔ جو بیان کیا ہے اس کو ماننے کا حکم دیا گیا ہے۔

آمنوا بہ یغفرلکم من ذنوبکم ویجرکم من عذاب الیم

اس پر ایمان لاؤ تب بخشے جاؤ گے۔ اس پر ایمان لاؤ تب دردناک عذاب سے نجات ہوگی حدیث کیا کہتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تحس النار من رء انی اور رای من رء انی اوکما قال علیہ السلام

اسکو آگ نہیں چھوئے گی جس نے حالت ایمانی میں مجھے دیکھا یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا۔

اب جو آیت کریمہ میں نے پڑھی ہے اس کا ترجمہ سن لیجئیے یہ حدیث اور وہ آیت کریمہ آپ سنیں گے تو قرنوں پر محیط صحابہ کی زندگی سمجھ میں آجائے گی۔

السابقون الاولون من المھاجرین والا نصار

سبقت لے جانے والے پہلے مہاجروں میں سے اور مددگاروں میں سے اور دوسرا

والذین اتبعو ہم باحسان

وہ لوگ جنہوں نے حسن عمل اور اخلاص کے ساتھ صحابہ کی اتباع کی ان سابقین اولین کی مہاجرین وانصار کی۔

مہاجرین وانصار کی دو قسمیں ہیں

السابقون ۲۔ الاولون

"والذین اتبعوھم باحسان"

جو لوگ ان کی اتباع کرتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ۔ اعلیٰ اور بہترین رویہ کے ساتھ صحابہ کے ساتھ مخلصانہ فرمانبردارنہ رویہ رکھتے ہیں رضی اللہ عنہ اللہ ان سابقین اولین مہاجرین وانصار سے راضی ہو گیا۔ اور جو انکی اتباع میں ڈوب گیا ان سے بھی راضی ہو گیا یہ

لاتمس النار ----۴ القرآن یفسر بعضہ بعضا

قرآن کی تفسیر خود اسکا بعض کرتا ہے اور قرآن کی تفسیر نبی ﷺ کے کلام میں ہے۔ مولنا ابوالکلام آزاد نے فرمایا الکتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ اور الحکم سے مراد حدیث رسول ﷺ ہے۔

یعلمھم الکتاب والحکمہ

کہ نبی انہیں سکھاتے ہیں کتاب مجید اور اپنی کلام جو حدیث ہے۔ کتاب اللہ کلام اللہ ہے۔ لیکن زبان رسول اللہ کی ہے۔ اور حدیث کلام بھی محمد الرسول اللہ کا ہے زبان بھی محمد رسول اللہ کی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الاانی اوتیت الکتاب ومثلہ معہ

خبردار! مت سمجھو کہ حدیث میری طبع زاد چیز ہے۔

میری طبع زاد چیز نہیں ہے

انی اوتیت الکتاب

بے شک مجھے کتاب بھی دی گئی ہے

ومثلہ معہ

اور اس کے ساتھ ایک اور چیز بھی دی گئی ہے جسے حدیث کہتے ہیں۔ الحکمہ سے مراد حدیث ہے جو قرآن کی تفسیر ہے۔

السابقون - الاولون- المہاجرون- الانصار

چار صفتوں کا طبقہ صحابہ اور پھر ان کی اتباع کرنے والے۔ فتح مکہ کے بعد کے صحابہ اس آیت کے نزول کے بعد کے صحابہ، تابعین، تبع تابعین یہ سب اس میں شامل ہیں اور قیامت تک کے لوگ جو ویسی ہی اتباع کریں گے جیسا کہ قرآن کا مطالبہ ہے۔ انشاءاللہ انشاءاللہ انشاءاللہ بقول علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کے "تحقی کلا تعلیقا" کہ معلق کرنے کے لئے نہیں ہے تحقیق کرنے اور جوڑنے کے لئے ہے کہ اللہ پاک ہم سب سے صحابہ کے صدقے راضی ہو جائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھ ایسے اپنے عاجز بندے سے اپنے دین کی کچھ باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنے کی توفیق عطاء فرمائی۔

وآخرد عوانا ان الحمد اللہ رب العلیمین۔

○

تصحیح

قل من رب السموات والارض۔ قل الله قل افاتخذ تم من دونه اولیاء لایملکون لا نفسهم۔ نفعاً ولا ضرا۔ قل هل یستوی الاعمیٰ والبصیر۔ ام هل تستوی الظلمت والنوره ام جعلوا لله شرکاء خلقوا کخلقه فتشابه الخلق علیهم قل الله خالق کل شی وهوالواحدالقهار

پوچھ کون ہے رب آسمانوں اور زمین کا کہہ دیجئے اللہ ہے۔ کہہ پھر کیا تم نے پکڑے ہیں اس کے سوا ایسے حمایتی جو مالک نہیں اپنے بھلے اور برے کے۔ کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندھا اور بینا۔ یا کہیں برابر ہے اندھیرا اور اجالا کیا ٹھہرائے ہیں انہوں نے اللہ کے لئے شریک۔ کہ انہوں نے کچھ پیدا کیا ہے جیسے پیدا ہے اللہ نے۔ پھر مشتبہ ہو گئی پیدائش ان کی نظر میں۔ کہہ اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کو اور وہی اکیلا ہے زبردست۔

گذشتہ شمارے میں حضرت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کے خطاب "اسلام اور جمہوریت" میں کمپوزنگ اور پیسٹنگ کی بعض اغلاط رہ گئی تھیں۔ قارئین ان کی تصحیح فرمائیں۔

۱- آغاز خطاب میں درج بالا آیت کریمہ اور ترجمہ کا اضافہ فرمائیں۔

۲- ص ۲۲ پر انیس کا شعر غلط لکھا گیا ہے اسے یوں درست فرمائیں۔

انیس دم کا بھروسہ نہیں ٹھہر جاؤ
چراغ لے کے کہاں سامنے ہوا کے چلے

تحریکِ آزادی کے نامور رہنما اور صاحبِ طرز
ادیب مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ کی خود نوشت سوانح

میرا افسانہ

چالیس برس بعد دونوں حصے یکجا شائع ہو گئے ہیں۔
میرا افسانہ: ایک عہد اور زمانے کی سوانح ہے۔
جس میں: جہادِ آزادی کے اُن مجاہدوں کا تذکرہ ہے
جنہوں نے: انگریزی سامراج اور اس کے حاشیہ نشین جاگیرداروں کے مظالم سہے، محلاتی سازشوں، سیاسی بوجر لغانوں اور قید و بند کی فصیلوں کو گرا کر ڈھیر کر دیا، جبر و استبداد کی آہنی زنجیروں کو عزم آہن گداز سے توڑ کر کرچی کرچی کر دیا۔

کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد، صفحات ۲۰۸، قیمت =/۱۱۰ روپے

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان